امام اعظم ابو حنیفہ

نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت: 4
ابو حنیفہ وصفی کنیت ہے، نسبی نہیں: 4
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ اور اوصاف: 4
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بشارت نبوی: 5
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت اور ان سے روایت: 5
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات: 5
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علمی میدان میں: 6
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی لیاقت واستعداد: 6
چار ہزار اساتذہ سے علم حدیث کا حصول: 7
امام حماد رحمہ اللہ کی جانشینی: 8
امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کی شاگردی میں: 8
ایک خواب اور اس کی تعبیر: 9
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت عبادت: 9
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یومیہ معمولات: 9
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کاروبار: 10

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ خدمت خلق: 10
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیانتداری کا ایک واقعہ: 10
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی افراد سازی: 10
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قانون سازی: 11
فقہ کی جامعیت: 12
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو عہدہ قضاء کی پیش کش: 12
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ائمہ ثلاثہ کی نظر میں: 12
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات: 13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے صدقے اس امت کو جو اصحاب علم و فضل عطا فرمائے ہیں ان میں ایک نمایاں نام سید الفقہاء والمحدثین امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت کے زمانہ کا شمار انہی زمانوں میں ہوتا ہے جن کے خیر اور بابرکت ہونے کی گواہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ سن 80 ہجری میں ثابت بن زوطی کے گھرانے میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ابو حنیفہ وصفی کنیت ہے، نسبی نہیں:

آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے یہ کنیت نسبی نہیں بلکہ وصفی ہے جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو تراب (حضرت علی) رضی اللہ عنہ۔ چونکہ دین اسلام کا نام قرآن نے ملت حنیف بتلایا ہے اسی طرح امام اعظم نے سب سے پہلے اس دین حنیف کی تدوین فرمائی ہے اور عربی محاورہ میں "اب" کے معنی ہوتے ہیں والا۔ اس لئے اسلام میں آپ کی کنیت ابو حنیفہ قرار پائی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ اور اوصاف:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خوبصورت داڑھی، عمدہ کپڑے، اچھے جوتے، خوشبودار اور بھلی مجلس والے رعب دار آدمی تھے۔ آپ کی گفتگو نہایت شیریں، آواز بلند اور صاف ہوا کرتی

تھی۔ کیسا ہی پیچیدہ مضمون ہو نہایت صفائی اور فصاحت سے ادا کر سکتے تھے۔ خوش لباس رہتے تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بشارت نبوی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ قرآن کریم کی درج ذیل آیت مبارکہ نازل ہوئی:وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر علم / دین / ایمان ثریا ستارے تک بھی پہنچ جائے تو فارس کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی حاصل کر لیں گے۔ امام جلال الدین سیوطی الشافعی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی ہے اس کا مصداق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت اور ان سے روایت:

آپ نے 70 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔ ان میں سے بعض سے حدیث نقل بھی کی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی الشافعی رحمہ اللہ نے ان کے نام بھی درج کیے ہیں۔ حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن جزء الزبیدی، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہم۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات:

سلیمان کے دور اقتدار میں ایک دن امام صاحب رحمہ اللہ بازار جا رہے

تھے۔ کوفہ کے مشہور عالم دین امام شعبی رحمہ اللہ نے آپ کو دیکھ لیا اور پوچھا: بیٹا تم کس سے پڑھتے ہو؟ آپ نے نفی میں جواب دیا اس پر امام شعبی رحمہ اللہ نے کہا: "مجھے آپ میں قابلیت کے جوہر نظر آتے ہیں، آپ علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو۔" اس نصیحت کے بعد تحصیلِ علم کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ اس وقت علم کلام کو حاصل کرنے لیے صرف قدرتی ذہانت اور مذہبی معلومات درکار تھیں۔ قدرت نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ میں یہ تمام باتیں جمع کر دی تھیں۔ اس وقت کے تمام گمراہ فرقوں کے سامنے آپ نے منطقی، استدلالی اور علمی انداز میں مذہب اسلام کی حقانیت کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا اور دین اسلام پر ہونے والے عقلی اعتراضات کو احسن انداز سے دور کیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علمی میدان میں:

اس وقت کوفہ میں امام حماد رحمہ اللہ کا مدرسہ طلباء دین کا مرجع سمجھا جاتا تھا۔ اس کی ابتداء خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد شریح، علقمہ اور مسروق رحمہم اللہ۔ پھر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور ان کے بعد حماد رحمہ اللہ تک اس کی امامت پہنچی۔ حضرت علی وعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے فقہ کا جو سلسلہ چلا آتا تھا اس کا مدار انہی پر رہ گیا تھا۔ ان وجوہ سے امام ابو حنیفہ نے علمِ فقہ پڑھنا چاہا تو انہی کو منتخب کیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی لیاقت واستعداد:

شروع شروع میں ایک نئے طالب علم ہونے کی وجہ سے درس میں پیچھے

بیٹھتے لیکن چند روز کے بعد جب امام حماد رحمہ اللہ کو تجربہ ہو گیا کہ تمام حلقہ میں ایک شخص بھی حافظہ اور ذہانت میں اس کا ہمسر نہیں ہے تو حکم دے دیا کہ "ابو حنیفہ سب سے آگے بیٹھا کریں۔"

چار ہزار اساتذہ سے علم حدیث کا حصول:

امام حماد رحمہ اللہ کے زمانہ میں ہی امام صاحب رحمہ اللہ نے حدیث کی طرف توجہ کی کیونکہ مسائلِ فقہ کی مجتہدانہ تحقیق جو امام صاحب رحمہ اللہ کو مطلوب تھی حدیث کی تکمیل کے بغیر ممکن نہ تھی۔ لہذا کوفہ میں کوئی ایسا محدث باقی نہ بچا جن سے امام صاحب رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل نہ کیا ہو اور حدیثیں نہ سیکھیں ہوں۔ اس سلسلے میں آپ نے مکہ مکرمہ کا سفر بھی کیا فن حدیث کے اساتذہ میں سے صحابہ کرام کے خاص معتمد اور فیض یافتہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے استفادہ کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے۔ آپ کی قوت حافظہ اور قوت استدلال کو دیکھ کر حضرت عطاء رحمہ اللہ آپ کو خصوصی توجہ سے نوازتے۔ 115ھ کو یہ آفتاب علم بھی غروب ہو گیا۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ کے بعد مکہ مکرمہ میں جن کے علم کا سکہ چلتا تھا ان کا نام عکرمہ رحمہ اللہ ہے یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد تھے۔ آپ نے ان سے بھی علم حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ مدینہ پہنچے تو بطور خاص سلیمان رحمہ اللہ اور سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا۔

سلیمان ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ اور سالم رحمہ اللہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے اور اپنے والد بزرگوار سے تعلیم پائی تھی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ دونوں بزرگوں کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور ان سے حدیثیں روایت کیں۔ الغرض امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اساتذہ کی تعداد محتاط اندازے کے مطابق بقول امام ابو حفص کبیر رحمہ اللہ چار ہزار تک پہنچتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ آپ سے انتہائی شفقت والا معاملہ فرماتے تھے۔

امام حماد رحمہ اللہ کی جانشینی:

خود آپ کا اپنا بیان ہے کہ ”میں دس برس تک اپنے استاد امام حماد رحمہ اللہ کے حلقہ میں ہمیشہ حاضر ہوتا رہا اور جب تک وہ زندہ رہے ان کی شاگردی کا تعلق کبھی نہیں چھوڑا۔ انہی دنوں میرے استاد امام حماد رحمہ اللہ کے ایک رشتہ دار کا انتقال ہو گیا تو وہ مجھے اپنا جانشین بنا کر تعزیت کے لئے سفر پر روانہ ہو گئے۔ چونکہ مجھ کو اپنا جانشین مقرر کر گئے تھے، تلامذہ اور اربابِ حاجت نے میری طرف رجوع کیا۔ بہت سے ایسے مسئلے پیش آئے جن میں استاد سے میں نے کوئی روایت نہیں سنی تھی اس لئے اپنے اجتہاد سے جواب دیئے اور احتیاط کیلئے ایک یادداشت لکھتا گیا۔ دو مہینہ کے بعد امام حماد رحمہ اللہ بصرہ سے واپس آئے تو میں نے وہ یادداشت پیش کی۔ اس سے میرے استاد بہت زیادہ خوش ہوئے اور بعض معمولی اصلاح بھی فرمائی۔ میں نے عہد کیا کہ جب تک امام حماد رحمہ اللہ زندہ ہیں ان کی شاگردی کا تعلق کبھی نہ چھوڑوں گا۔“

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کی شاگردی میں:

آپ رحمہ اللہ نے قراءت امام عاصم رحمہ اللہ سے سیکھی جن کا شمار قراءِ سبعہ میں ہوتا ہے اور انہیں کی قرآت کے مطابق قرآن حفظ کیا۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر:

تاریخ بغداد میں ہے کہ اس زمانہ میں آپ رحمہ اللہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود رہے ہیں اور وہاں ہڈیاں جمع کر کے انہیں ترتیب سے رکھ رہے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر سخت پریشانی ہوئی جب اس کی تعبیر فن تعبیر کے معروف امام؛ امام ابن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کو احادیث سے استنباط کی خاص توفیق نصیب ہو گی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت عبادت:

آپ نہایت عبادت گزار تھے کثرت سے نوافل پڑھتے۔ اکثر روزہ سے ہوتے قرآن کریم سے بے حد لگاؤ تھا۔ خوب تلاوت فرماتے۔ رمضان المبارک میں 60 مرتبہ قرآن کریم ختم فرماتے جبکہ عام مہینوں میں ایک رات میں مکمل قرآن کریم کا ختم فرماتے، تہجد گزار تھے، رات کو اللہ کے حضور اتنا روتے اتنا روتے کہ اس آواز سے پڑوسیوں کو بھی آپ پر ترس آتا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یومیہ معمولات:

آپ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں درس دیتے، دور دور سے استفتا آئے ہوتے۔ ان کے جواب لکھتے۔ پھر تدوینِ فقہ کی مجلس منعقد ہوتی، بڑے بڑے نامور شاگردوں کا مجمع ہوتا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر گھر آتے۔ نمازِ عصر کے بعد کچھ دیر تک درس و تعلیم کا مشغلہ رہتا۔ باقی دوستوں سے ملنے ملانے، بیماروں کی عیادت، تعزیت اور غریبوں کی خبر گیری میں صرف ہوتا۔ مغرب کے بعد پھر درس کا سلسلہ شروع ہوتا اور عشاء تک رہتا۔ نمازِ عشاء پڑھ کر عبادت میں مشغول

ہوتے اور اکثر رات رات بھر نہ سوتے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کاروبار:

آپ رحمہ اللہ نے خز (ایک خاص قسم کے کپڑے) کا کارخانہ قائم کر کے منافع بخش تجارت کی اور اس منافع کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک اپنی ذات کے لئے، دوسرا کاروبار کے لئے اور تیسرا اہل علم پر خرچ کرنے کے لئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ خدمت خلق:

خدمت خلق کے جذبے نے آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیوست کر دی۔ آپ لوگوں کی مشکلات میں ان کا ہاتھ بٹاتے، لوگوں کا بوجھ اٹھانے لگے اور ایسے ایسے کام کرنے لگے جن کو کرنے سے دوسرے لوگ عاجز تھے۔ مفلس اور نادار لوگوں کی کفالت بھی آپ رحمہ اللہ نے خوب کی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیانتداری کا ایک واقعہ:

آپ رحمہ اللہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے۔ آپ نے اپنے شریک حفص بن عبد الرحمان رحمہ اللہ سے کہا کہ فلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے لہٰذا جب تم اسے بیچو تو خریدار کو واضح طور پر اس عیب کا بتلا دینا۔ لیکن جب حفص نے وہ کپڑا بیچا تو خریدار کو عیب کا بتلانے بھول گئے۔ اس واقعے کی جب امام ابو حنیفہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے وہ ساری کمائی صدقہ کر دی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی افراد سازی:

امام ابو حنیفہ نے کوفہ کی جامع مسجد میں اپنے تلامذہ کو جمع فرمایا اور کہا کہ میں نے تم کو تیار کر دیا ہے اب تم میں سے 40 تو ایسے ہیں جو قاضی بننے کی

صلاحیت رکھتے ہیں اور 10 ایسے ہیں جو قاضی بنانے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔اب تم اٹھو اور سارے عالم میں انصاف وعدل کی بہاریں چلا دو۔ چونکہ قانون سازی اور افراد سازی کے لئے محکمہ قضا سے دور رہنا حکمت ودانش کا تقاضا بھی تھا اور مجبوری بھی تھی اس لئے خود علمی کام میں مصروف رہے اور امام ابو یوسف کو چونکہ تیار کرلیا تھا اس لئے وہ چیف جسٹس بن گئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قانون سازی:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا اڑھائی سالہ دور حکومت دیکھا اس کے بعد جب یزید بن عبد الملک تخت نشین ہوا تو اس نے کہا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فریب خوردہ شخص تھا اپنے عمال کو حکم جاری کیا کہ آج سے جیسے تین سالہ پہلے کی حالت تھی دوبارہ وہی حالات پیدا کیے جائیں چنانچہ ایسا ہوا بھی لوگ دوبارہ اسی ابتری کا شکار ہوگئے۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو دو بنیادی کاموں کی طرف متوجہ ہوگئے جس سے اسلامی ریاست قائم کی جاسکتی تھی وہ دو بنیادی کام قانون سازی اور افراد سازی کے تھے شریعت کو قانون کی شکل دینے کے لئے پرائیویٹ سطح پر ایک ادارہ قائم کیا جس میں مختلف الانواع علوم وفنون کے ماہرین بٹھائے اور باہمی مباحثے کرائے محتاط اندازے کے مطابق تقریباً83 ہزار دفعات پر مشتمل عملی قوانین مرتب فرمائے،اسی طرح قانون سازی بھی کی گویا فقہ اسلامی کے پہلے مدون امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔فقہ حنفی چند جزوی مسائل کا نام نہیں بلکہ ایک مضبوط اور مربوط نظام کا نام ہے جس کی بنیاد قرآن وسنت خلفاءراشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقول وآثار اور اجتہاد کی بنیاد پر ہے۔

فقہ کی جامعیت:

اسلامی عقائد کی تعبیر و تشریح میں آپ رحمہ اللہ کا بہت بڑا کردار ہے امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک فقہ صرف احکام کا نام نہیں بلکہ فقہ النفس جس کو اخلاقیات یا تصوف کہتے ہیں فقہ الاحکام اور فقہ العقائد بھی فقہ کے وسیع مفہوم میں شامل ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو عہدہ قضاء کی پیش کش:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ یزید بن عمر بن ہبیر، والیِ عراق نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ کوفہ کے قاضی بن جائیں لیکن امام صاحب نے قبول نہیں کیا تو اس نے ایک سو دس کوڑے لگوائے۔ روزانہ دس کوڑے لگواتا جب بہت کوڑے لگ چکے اور امام صاحب رحمہ اللہ اپنی بات یعنی قاضی نہ بننے پر اڑے رہے تو اس نے مجبور ہو کر چھوڑ دیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ائمہ ثلاثہ کی نظر میں:

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں اگر وہ اس لکڑی کے ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہے تو دلائل کی قوت سے اسے ثابت کر سکتا ہے اور وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان موجود ہے کہ اگر کوئی شخص دین کی تفقہ حاصل کرنا چاہے وہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ اورآپ کے اصحاب سے حاصل کرے کیونکہ تمام لوگ فقہ میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عیال ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں علم و روع اور تقوی کے جس

مقام پر ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہے وہاں دنیا کا کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات کی خبر جنگل میں آگ کی طرح ہر سو پھیل گئی سارا شہر آپ کے جنازے کے لئے اُمڈ آیا۔ قاضی شہر حسن بن عمارہ آپ کو غسل دے رہے تھے اور اس کی زبان پر برابر یہ جاری تھا "اے ابو حنیفہ! واللہ! آپ سب سے بڑے فقیہہ تھے، سب سے بڑے عبادت گزار تھے، سب سے بڑے زہد و تقویٰ کے مالک تھے، تم میں تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں۔"

امام صاحب رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ خیزران میں دفن کئے جائیں۔ وصیت کے موافق خیزران کے مشرقی جانب آپ کی قبر تیار کی گئی۔ سلطان ارسلان سلجوقی نے 459ھ میں آپ کی قبر کے قریب ایک مدرسہ تیار کرایا جو مشہدِ ابی حنیفہ کے نام سے مشہور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم محسن کی قدر کرنے اور ان کے چشمہ علم سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام



پیر، 22 فروری، 2021ء